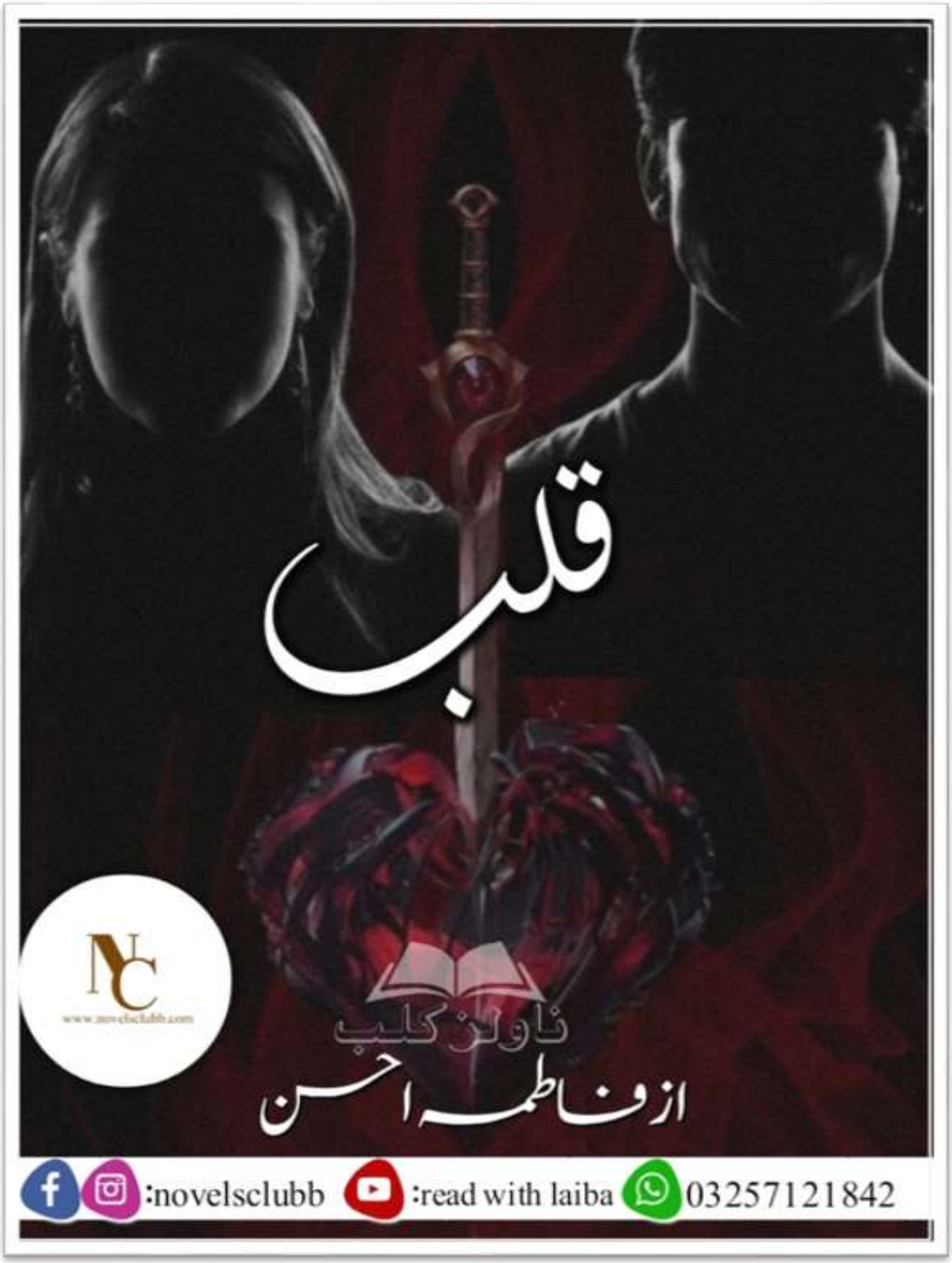
قلب
ناولز کلب
از فاطمہ احسن
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

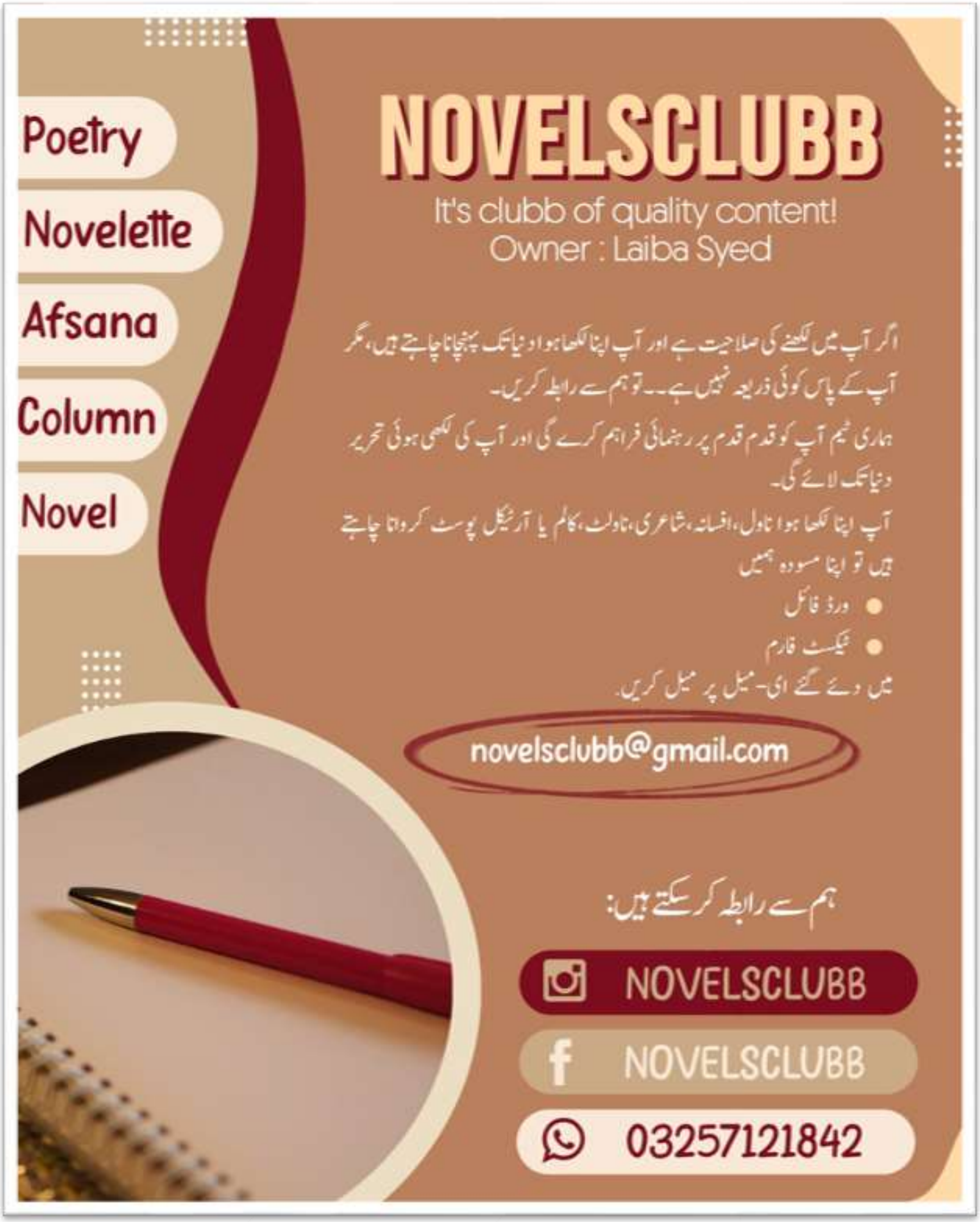
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قلب

از قلم

فاطمہ احسن

www.novelsclubb.com

ناول کا نام: قلب

رائٹر کا نام: فاطمہ احسن

بعض اوقات زندگی میں کچھ انجان راہوں پر انسان چل پڑتا ہے، وہ راہیں اپنے اوپر ایسے لطف کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہوتی ہیں کہ ہم ان کی طرف چلتے چلے جاتے ہیں۔ مگر ہوتا کچھ یوں ہے کہ وہی لطف ایک وقت کے بعد ایک ڈراؤنا خواب بن کر سامنے آجاتا ہے اور خواب بھی ایسا جس سے اٹھنا مشکل بن جاتا ہے۔

یہ کہانی بھی کچھ ایسی ہے ایک ایسے دل کی جس نے خود کو گمشدہ پایا۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم کھو چکے ہو تو یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔ مسئلہ تو تب ہے جب تم کو معلوم ہی نہ ہو کہ تم خود سے کتنا دور ہو! تمہیں پتہ ہی نہ ہو کہ تم حقیقت سے منہ موڑے کھڑے ہوئے ہو۔ تمہیں پتہ ہی نہ ہو کہ وہ دامن جو تمہیں لگتا ہے تم نے خوشیوں سے بھرا ہوا ہے وہ اصل میں خاک کے

علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ تمہیں پتہ ہی نہ ہو کہ تم نے زندگی سے گھاٹے کا سودا کیا ہے۔ اپنے آپ کو تم نے کھو دیا ہے اور خود کو کھو کر انسان نے پایا بھی تو کیا پایا؟

یہ کہانی ایک ایسی لڑکی کی ہے جس پر آہستہ آہستہ زندگی کی حقیقت کھلنا شروع ہوئی اور اس نے اندھیروں کو چھوڑ کر نور کا انتخاب کیا۔ مگر یہ انتخاب کرتے کرتے وقت وہ بہت بار گری، بہت بار سنبھلی، بہت بار ہمت ہاری، اور بہت بار دل ٹوٹا۔

www.novelsclubb.com

یااللہ، بس اس دفعہ پاس ہو جاؤں، آئندہ میں بہت اچھے سے پڑھائی کروں گی۔" عنایہ کی دعائیں لبوں پر تھیں جب وہ جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔

"عنایہ بی بی، آپ کو بڑی مالکن بلا رہی ہیں،" حلیمہ بی کی آواز نے عنایہ کو چونکا دیا۔ اس نے دعا مکمل کی اور حلیمہ بی کی طرف دیکھا۔ بڑی بڑی آنکھیں، سفید رنگت، اور ہاتھوں میں وہ انگوٹھی جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی تھی۔

"جی، میں آتی ہوں،" عنایہ نے جواب دیا۔ اس نے جائے نماز کو تہہ کیا، سر پر اسکارف کو گلے میں لیا، اور اپنے لمبے سیاہ بالوں کے ساتھ، جو شانوں تک آتے تھے، ان کے ساتھ بھاگتے ہوئے اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔

"جی امی، آپ نے بلایا تھا؟" عنایہ نے تھوڑا سا گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بیٹا، دس بج چکے ہیں، صرف دس منٹ رہ گئے ہیں رزلٹ آنے میں،" اس کی ماں نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

عنایہ نے گھبراتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر سوچ میں گم ہو گئی، "پتہ نہیں کیا بنے گا اس بار؟" دل ہی دل میں اس نے سوچا کہ اس بار تو اس نے ٹھیک سے پڑھائی بھی نہیں کی تھی، اور امی کو کیا کہے گی؟ امی کو تو شوق ہے کہ وہ ڈاکٹر بنے، لیکن اسے تو پڑھائی کا شوق ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"عنایہ کن سوچوں میں گم ہو، بیٹا؟" اس کی امی نے کہا۔

"امی، بس وہ ہوتا ہے نا رزلٹ سے پہلے تھوڑی سی ٹینشن ہو جاتی ہے،" عنایہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

اس کی ماں نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا، "پریشان نہ ہو، سب کچھ ٹھیک ہو گا۔" پھر وہ ڈائننگ ٹیبل پر اپنے والد کے ساتھ جا کر بیٹھ گئیں۔

"عنایہ، رزلٹ آنے والا ہے،" اس کے والد نے نرمی سے پوچھا۔

عنایہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، "جی، ابا۔"

صرف پانچ منٹ باقی تھے۔ عنایہ نے لیپ ٹاپ کھولا، اس کی روشنی آنکھوں میں پڑی، اور وہ مزید چمک اُٹھیں۔ وقت ہو چکا تھا، اس نے رول نمبر ٹائپ کیا اور آنکھیں بند کر کے پھر سے

دعا کرنے لگی۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں اور اسکرین پر نظر ڈالی، تو خوشی اس کے چہرے پر پھیل گئی۔ وہ پاس ہو گئی تھی اور نمبر بھی اچھے آئے تھے—920 نمبر۔

"اللہ کا شکر ہے، میں پاس ہو گئی!" وہ خوشی سے چہک اُٹھی۔

"امی! امی! میں پاس ہو گئی!" عنایہ نے پورے جوش کے ساتھ اپنی ماں کو بتایا۔

"کتنے نمبر آئے ہیں؟" اس کی ماں نے پوچھا۔

"920 نمبر!" عنایہ نے خوشی سے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"چلو، جا کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھو، میں کچھ میٹھا لے کر آتی ہوں," اس کی ماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عنایہ نے اپنے والد کو اپنے نمبر بتائے تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے اور انعام کے طور پر کچھ پیسے دیے، جن کو لے کر وہ اور بھی خوش ہو گئی۔

"بیٹا، آگے کیا پڑھنے کا ارادہ ہے؟" والد نے پوچھا۔

"وہ میں نے ابھی سوچنا ہے دوستوں کے ساتھ،" عنایہ نے ٹال مٹول کرتے ہوئے جواب دیا۔

"شوق تو سب کا اپنا اپنا ہوتا ہے۔ جو تمہارا شوق ہے، وہ بتاؤ،" اس کے ابا نے کہا۔

"میں ابھی سوچوں گی کہ آگے کیا کرنا ہے،" عنایہ نے جواب دیا، جیسے خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔

اتنے میں اس کی ماں کھیر لے کر آئی، "آج تو خوشی کا موقع ہے۔"

عنایہ نے خوشی سے تھوڑی سی کھیر کھائی، لیکن پھر اچانک کچھ یاد آیا، "امی، میں اپنے دوستوں کے نمبر پوچھ کر آتی ہوں," اور وہ فوراً کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

"بیٹا، کھانا تو پورا کر لو!" اس کی ماں نے پیچھے سے آواز دی، مگر عنایہ بھاگتے ہوئے بولی،

"کر لوں گی، امی"!

عنایہ کی ماں کے چہرے پر کچھ پریشانی کے آثار تھے۔ "کیا اس کے نمبر تھوڑے کم نہیں آئے؟" انہوں نے عزیز صاحب کو متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"پریشان نہ ہو، وہ ابھی چھوٹی ہے۔ بڑی ہو کر سب سمجھ جائے گی،" اس کے والد نے اطمینان دلایا۔

"ہاں، آپ صحیح کہہ رہے ہیں،" عنایہ کی ماں نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو، سعدیہ! کتنے نمبر آئے تمہارے؟"عنایہ نے خوشی سے فون پر بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں،اللہ کا شکر ہے، میں پاس ہوگئی ہوں ورنہ تمہیں تو پتا ہے کہ میرا فزکس کا پیپر کتنا براہوا تھا پورے دو نمبروں سے پاس ہوئی ہوں،"سعدیہ نے خوشی سے جواب دیا۔

"اور ھانیہ کا کیا بنا؟"

"اس کے بھی ہمارے جیسے ہی نمبر ہیں"سعدیہ نے بتایا۔

"مگر اس نے تو کہا تھا کہ اس کے پیپرز بہت ہی اچھے ہوئے ہیں"۔ عنایہ نے کہا۔

"تمھیں بتا تو ہے نا کہ اس کو ایک بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کی عادت ہے"۔

سعدیہ نے جواب دیا۔

عنایہ نے ہاں میں سر ہلا یا اور پھر بولی، "سنوں، آج کہیں ملنے کا پروگرام بنائیں، بہت دن ہو گئے ہم ملے نہیں۔"

سعدیہ نے کہا، کہ "ہاں تم پروگرام بناؤ اپنی امی سے بات کرو میں بھی اپنی امی سے بات کرتی ہوں"۔

"ہاں، بالکل!" عنایہ نے جواب دیا۔

عنایہ نے خوشی سے فون بند کیا اور اجازت لینے کے لیے بھاگی اور مڑ کر آئینے میں اپنا عکس دیکھا اور مسکرائی۔

عنایہ اپنی ماں کو ڈھونڈتے ہوئے ڈائننگ روم کی طرف آئی، لیکن ایک دم رک گئی، کیونکہ قرۃ العین وہاں موجود تھی۔

اس کی امی نے آواز دی، "عنایہ قرۃ العین آئی ہے اس سے مل لو"۔

" اف ! یہ روز منہ اٹھا کر یہاں آ جاتی ہے," عنایہ نے دل ہی دل میں سوچا، مگر چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا، "جی امی، آ رہی ہوں۔"

"قرۃ العین تمہیں مبارک باد دینے آئی ہے،" اس کی ماں نے خوشی سے بتایا۔

"شکریہ،" عنایہ نے مختصر جواب دیا اور دوبارہ کمرے کی طرف جانے لگی، مگر ماں نے پیچھے سے آواز دی، "بیٹا، قرۃ العین کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھو، میں کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہوں۔"

عنایہ نے دل ہی دل میں سوچا، "کیا مصیبت ہے !" مگر چہرے پر تاثرات نہ لاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔

قرۃ العین، جو کہ پر کشش آنکھوں اور گرے کلر کے حجاب میں تھی، عنایہ کے تاثرات کو بغور دیکھ رہی تھی، مگر عنایہ نے بھی اپنی بے رغبتی کو ظاہر نہ ہونے دیا۔ "عنایہ، آگے کیا ارادہ ہے؟" قرۃ العین نے پوچھا۔

"پتہ نہیں، ابھی تو سوچ رہی ہوں،" عنایہ نے بے دلی سے جواب دیا۔

قرۃ العین نے سوچا کہ بات کو کیسے آگے بڑھایا جائے، "اور تمہارے دوسرے مضامین کے کتنے نمبر آئے؟"

"ٹھیک ہی آئے ہیں،" عنایہ نے مختصر جواب دیا۔

اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی اور عنایہ کو جیسے وہاں سے بھاگنے کا بہانہ مل گیا۔"میں دیکھ کر آتی ہوں،دروازے پر کون ہے،"عنایہ نے کہااور فوراًاٹھ گئی۔

عنایہ بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف جارہی تھی کہ اس کی والدہ کی آواز پیچھے سے آئی،"عنایہ! کہاں جارہی ہو؟"

"امی،دروازے پر دیکھنے جارہی ہوں کہ کون ہے،"عنایہ نے جلدی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا، آج سے پہلے تو تم کبھی دروازے پر اتنے بھاگ کر نہیں گئی کہ کون آیا ہے اور ویسے بھی ابا کے دفتر سے کوئی آیا ہے۔ وہ خود دیکھ لیں گے تم قرۃ العین کے ساتھ جا کر بیٹھو میں تمہیں ادھر بٹھا کر آئی تھی۔"

"جی امی،" عنایہ نے سر ہلا کر کہا۔

اس کی والدہ نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا، "بیٹا، مہمان کو اکیلے چھوڑ کر جانا مناسب نہیں ہوتا۔ قرۃ العین تمہارے لیے مبارک باد دینے آئی ہے، اسے نظر آئے گا کہ تم اسے اگنور کر رہی ہو تو اس کو برا لگے گا۔"

عنایہ نے بے دلی سے جواب دیا، "امی، آپ کو پتہ ہے نا کہ ہماری نیچر میں اور اٹھنے بیٹھنے میں کتنا فرق ہے۔"

"بیٹا، میں تمہیں دوستی کرنے کا نہیں کہہ رہی، بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ اگر کوئی اچھے اخلاق کے ساتھ ملتا ہے، تو ہمیں بھی اچھے اخلاق کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔"

عنایہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "جی امی، سمجھ گئی۔"

"امی! میں آپ سے اجازت لینے آئی تھی ہم سب سہیلیوں نے باہر جانا ہے۔" عنایہ نے کہا۔

"کہاں جانا ہے، بیٹا؟ اس کی امی نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہم سب نے مال جانا ہے، کچھ کھانے پینے اور گھومنے ہمارا رزلٹ آیا ہے اس لیے ہمیں ملنا چاہتے ہیں۔

ٹھیک ہے بیٹا مجھے کوئی مسئلہ نہیں اپنے ابا سے بھی پوچھ لو اور شام ہونے سے اب پہلے آجانا۔

عنایہ خوشی سے اپنے کمرے میں اپنی سہیلیوں کو یہ خبر سنانے کے لیے گئی۔

"تم کہاں رہ گئی تھیں؟ ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں!" دوسری طرف سے ایک تنقیدی آواز آئی۔

"اجازت لینے گئی تھی،اور تمہیں تو پتہ ہے میری امی کتنی احتیاط پسند ہے اور اس کے علاوہ سب سے بڑا مسئلہ وہ قرۃ العین وہ آ کر بیٹھ گئی تھی۔ پتہ نہیں وہ کیوں آجاتی ہے۔ میری تو اس سے بالکل دوستی نہیں ہے اور نہ میرا کرنے کا دل کرتا ہے۔"

"افف، یہ بھی غلط وقت پر آتی ہیں، لیکن خیر، جلدی سے تیار ہو جاؤ!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

عنایہ نے فون بند کیا، گلابی رنگ کی فراک پہنی، اور اپنے گھنے بالوں کو سنوارا۔ ہاتھ میں انگوٹھی اور گھڑی پہن کر وہ دلکش لگ رہی تھی۔ جب وہ نیچے ڈرائیور کے پاس جانے لگی، تو پیچھے سے امی کی آواز آئی، "بیٹا دھیان سے جانا اور وقت پر گھر آنا۔"

"جی امی!" عنایہ نے دوپٹہ جلدی سے سر پر رکھا اور گاڑی میں بیٹھ گئی، لیکن جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی، دوپٹہ اتار دیا اور موبائل فون نکال کر سیلفیاں لینے لگی۔

"ڈرائیور انکل، مال جانا ہے،" اس نے کہا اور گاڑی مال کی طرف روانہ ہو گئی۔ راستے میں کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے وہ سوچوں میں گم ہو گئی۔

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ امی کی اصل اولاد تو قرۃ العین ہے۔" وہ خود سے کہنے لگی۔" ویسے امی نے مجھے کبھی مجبور نہیں کیا کہ میں قرۃ العین جیسی بنوں، لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ میں بھی اس کی طرح بن جاؤں۔"

اتنے میں اس کا فون بجا، اور دوسری طرف سے دوست کی آواز آئی، "تم کہاں رہ گئی ہو؟"

"آرہی ہوں، تھوڑاانتظار کرو!"عنایہ نے ڈرائیور کو تھوڑا تیز چلانے کو کہا۔جب وہ مال پہنچی تو اس کے دوست وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔

جب عنایہ اوراس کے دوست ملے تو وہ سب گھومنے پھرنے لگے۔

"میں عنایہ کو لے کر تھوڑی سی فکر مند ہوں۔وہ زندگی کو بہت لائٹ لے رہی ہے اور مجھے اس کی صحبت کی بھی فکر ہے۔"عنایہ کی والدہ نے فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے حلیمہ بھی سے باورچی خانے میں کام کرتے ہوئے بولا۔

حلیمہ بی نے مسکراتے ہوئے کہا، "بی بی، یہ تو اس کی عمر ہے۔ جب وہ بڑی ہو جائے گی، تو خود ہی سمجھ جائے گی۔"

عنایہ کی والدہ نے ایک ہلکی سی سانس لیتے ہوئے کہا، "میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ وہ سمجھانے پر ہی سمجھ جائے، کیونکہ جب زندگی خود سمجھانے پر آتی ہے، تو انسان کے دل و دماغ پر بہت گہرا اثر ڈال دیتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"جی، ایسا ہی ہے۔ لیکن پریشان نہ ہوں، وہ سمجھ جائے گی، ابھی چھوٹی ہے۔"

مال میں، عنایہ کی دوست سعدیہ نے ہنستے ہوئے کہا، "ہمیں پتہ ہے، عنایہ، تم لیٹ کیوں آئی ہو۔ یقیناً تمہاری بیسٹ فرینڈ قرۃ العین آئی ہو گی"!

عنایہ نے منہ بناتے ہوئے کہا، "بس یار، اس کا نام مت لو۔ ورنہ میں کھانا چھوڑ کر چلی جاؤں گی"!

سعدیہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا، "اچھا اچھا، کھانا کھاؤ آرام سے۔"

سادیہ نے پاستہ کھاتے ہوئے انایہ اور ہانیہ کو مخاطب کیا اور پوچھا کہ، "تم لوگوں کا آگے کا کیا ارادہ ہے کون سے مضمون رکھنے ہیں؟"

عنایہ نے لاپروائی سے کہا، "ہم جہاں بھی جائیں گے، ساتھ ہی جائیں گے۔"

"بالکل! ہم ایک ساتھ رہیں گے، جہاں بھی جائیں گے۔"

ہانیہ نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ میری والدہ تو کہتی ہیں کہ میں پری میڈیکل ہی پڑھوں۔ تمہیں تو پتہ ہے نا میری بڑی بہن ڈاکٹر ہے۔ تو ان کو لگتا ہے کہ مجھے بھی پری میڈیکل ہی رکھنا چاہیے اس لیے مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہیں جانا پڑے گا۔

پزے کا ایک سلائس پلیٹ میں رکھتے ہوئے عنایہ نے بھی کہا کہ "ہاں! میری والدہ بھی یہی چاہتی ہیں کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ لیکن انہوں نے کبھی میرے پر دباؤ نہیں ڈالا کسی بھی لحاظ سے وہ تو بس اپنی خواہش کا اظہار کرتی ہیں باقی میں جو بھی بنوں وہ میری اپنی مرضی ہی ہو گی۔

دو پل کی خاموشی کے بعد سادیہ بولی کہ "اس کا مطلب ہے ہم پری میڈیکل ہی کر رہے ہیں۔ ویسے بات تو ایک ہی ہے مضمون ہم آسان رکھیں یا مشکل، پڑھنا تو ہم نے پھر بھی نہیں اور پھر تینوں کہ قہقہے مار کے ہنسنے لگ گئیں۔

اسی دوران عنایہ کا فون بجنے لگ گیا۔

"کون ہے، عنایہ؟ "

"امی ہیں"۔

" بیٹا، رات ہو رہی ہے، کب تک آؤ گی؟"

"جی امی، ہم ابھی کھانا کھا رہے ہیں، پھر میں نکلوں گی۔ "

"جلدی آجانا، تمہارے ابا نے بھی کہا تھا کہ دیر تک باہر نہیں رہنا۔"

"جی امی، میں بس آ رہی ہوں۔ "

عنایہ نے جلدی سے کھانا ختم کیا اور دوستوں سے کہا کہ اسے واپس جانا ہے۔

"اتنی جلدی؟ ابھی تو ہمیں وقت ملا ہے، تھوڑا اور رک جاؤ!" دوستوں نے اصرار کیا، لیکن عنایہ نے معذرت کرتے ہوئے کہا، "نہیں، امی نے کہا ہے کہ دیر نہ کروں۔ "

عنایہ نے اپنے دوستوں سے الوداع کہا اور گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ راستے میں دوبارہ خیالات میں گم ہو گئی۔ "امی، قرۃ العین میری دوست ہے۔" یہ جملہ بار بار اس کے ذہن میں گونجنے لگا۔

گھر پہنچتے ہی عنایہ نے اپنی امی کو سلام کیا۔ "بیٹا، دوپٹہ کہاں ہے؟"

"امی، باہر پہنا تھا، لیکن گاڑی میں اتار دیا۔"

امی نے نرمی سے کہا، "چلو ٹھیک ہے، کچھ کھاؤ گی؟"

"نہیں امی، میں کھانا کھا کر آئی ہوں۔ اب میں سونے جا رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے، نماز پڑھ کر سونا، اور سورہ ملک کی تلاوت کر لینا۔"

عنایہ نے سر ہلا دیا اور کمرے میں جا کر جائے نماز کو دیکھا۔ "آج بہت تھک گئی ہوں، کل ضرور پڑھ کے سو جاؤں گی۔" یہ سوچتے سوچتے وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

وہ قدرت کی خوبصورتی میں کھوئی ہوئی تھی۔ پہاڑوں کے درمیان تازہ ہوا میں سانس لے رہی تھی، جب اچانک ایک آواز آئی، "عنایہ، اٹھو"!

عنایہ کی آنکھ کھل گئی۔ وہ کوئی حسین خواب دیکھ رہی تھی۔ اس کی امی اسے فجر کی نماز کے لیے جگا رہی تھیں۔ "امی، میں اتنا اچھا خواب دیکھ رہی تھی"!

"بیٹا، نماز پڑھ لو، پھر سونا۔"

عنایہ نے سوچا، "ابھی تو نماز پڑھ لیتی ہوں، لیکن نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ دوبارہ سو گئی۔"

15 منٹ بعد اس کی امی دوبارہ آئیں اور انہوں نے پوچھا، "عنایہ بیٹا نماز پڑھ لی ہے؟"

تو عنایہ ایک دم اٹھی اور دل میں سوچا کہ اگر اس نے امی کو کہا کہ اس نے نماز نہیں پڑھی، تو اس کو ڈانٹ پڑ جائے گی۔ اس نے ہمیشہ کی طرح سوچا کہ کل میں ضرور پڑھوں گی۔ یہ سوچ کر اس نے امی کو کہہ دیا کہ "جی امی! میں نے نماز پڑھ لی ہے۔"

www.novelsclubb.com

صبح کے آٹھ بجے، حلیمہ بی ناشتہ کے لیے عنایہ کو جگانے آئیں۔"ابھی تو میری چھٹیاں ہیں، مجھے تھوڑی دیر اور سونے دیں۔ کالج کھل جائے گا تو پھر کہاں اتنا سو پاؤں گی۔"

حلیمہ بی نے لائٹ آف کر دی اور کمرے سے چلی گئیں۔

دوپہر کا ایک بج چکا تھا جب عنایہ کی آنکھ کھلی۔"اوہ ہو، ایک بج گیا!" وہ جلدی سے فریش ہو کر نیچے گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے دیکھا کہ اس کی امی باورچی کھانے میں کام کر رہی ہیں تو اس نے پیچھے سے جا کر اپنی امی کی انکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

"اٹھ گئی میری بیٹی "۔انہوں نے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"جی امی،اٹھ گئی ہوں "۔عنایہ بولی۔

"امی،ناشتہ ؟"

"بیٹا،یہ ناشتہ کا وقت نہیں،اب تو کھانے کی تیاری ہو رہی ہے۔"

"جی امی،بس چھٹیاں ہیں،اس لیے نیند پوری کر رہی ہوں۔ "

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بیٹا، ابھی چھٹیاں ہیں ابھی سو لو جتنا سونا ہے بعد میں تو تمہیں جلدی اٹھنا پڑے گا۔"

عنایہ نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر ناشتہ کیا اور ناشتہ کرنے کے بعد عنایہ دوبارہ کمرے میں جانے لگی تو امی نے برتن واپس کرنے کو کہا۔ "یہ سمینہ باجی کے گھر سے آئے تھے، واپس کر آؤ۔"

"امی، یہ برتن کیوں آئے تھے؟"

"قرۃ العین حلوہ بنا کر لائی تھی، تمہارے رزلٹ کی خوشی میں۔"

www.novelsclubb.com

"یار، اس لڑکی کو سمجھ نہیں آتی کہ میں اسے اگنور کرتی ہوں، پھر بھی اتنی اچھی بننے کی کوشش کرتی ہے!" یہ سوچتے ہوئے وہ اپنی امی کے اصرار کرنے پر برتن واپس کرنے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: